

جام شراب پیش دعا گو دہر اربے آباد میکدہ رہے ہر جنم بھر رہے	
ساقی تری شراب بس آب حیات ہو نسیم اقتدار ہو کو ثرو صفات ہو	ایک ایک جرہ خضر سبیل نجات ہو ہر جام رشک گورہ قند و نہاب ہو
خالی پھرے گدا نہ در بے طیر کا ہو خم کی خیر بھر دے پیالہ فقیر کا	
وقت طلب ہو کیوں لب گویا نہ ہو دل میں بسان بادہ ہر خوشی خوش ہو	قلقل رکے تو غلطہ ناو نوش ہو یون مست چین کہ بھر چنے برسوں ہوش ہو
انوار سردی سو عصیان رجوع ہو ظلمت میں آفتاب درخشان طلوع ہو	
زنگ گناہ آئینہ دل سے چھوٹ جائے خوش ہو معرفت چمن فکر کو بھائے	طالع ہو آفتاب اندھیرے میں ہو پتے تتویر طور نشہ عرفان مجھے دکھائے
جی لوٹ ہو شراب وصال حبیب پر موسلی کی طرح شش ہوں جال حبیب پر	

مستی رہے کنارہ کرت انتشار طبع	و کیون کر شمع سازی تازہ بہار طبع
کچھ تو اخیر و زمین ہو یاد کار طبع	ساقی نے طہور سے ہو و غبار طبع

دامان دل میں گرد و کدورت نہ خاک ہو
آلودہ کُنہ ترے صدے میں پاک ہو

مدت ہوئی کہ آتش عصیان پڑھ لے	ساقی اسے شراب کے چیشو سے سرد کر دے
تقدیر بے نصیب کی سوتی پنجسہ	غفلت کما تکاب سے چو کا جلا تر

آگاہی تراکتِ راز نہ ہفتہ ہو
احسان ہو کلفتِ طبیعت شگفتہ ہو

نغمہ سے عند لیب ترانہ سرا ہو بند	فوار زبانِ طوطی شیرین نوا ہو بند
بندہ جا میں نہ فرمونگی ہو میں ہو ہو بند	چمکوں تو طائرانِ چین کا گلا ہو بند

خوشبود و لہن کی اوڑے ہو صدے قیام پر
سہرا چہ بہشت برین کا زبان پر

پان امی ترانہ ساز طرب چھیڑ چھا ہو	ویران ہو نہ دل نہ طبیعت اوجاڑ ہو
آنکھوں کے سامنے نہ کسی شے کی آٹھ ہو	بہ جاے مثل شک جو حائل بہاڑ ہو

ممنوع ہو صدائے مخالف نوا رہے	میر سازمین بھی شرع کا پر وہ لگا رہے
رقاص چرخِ رقص کری ایسی تان جا	کیسا ہی بد مذاق ہو پر تجھ کو مان جا
بھینچتیری ہو تو زہرہ کی جان جا	سب کچھ ہم ہاتھ سے نہ مگر آن جان جا
ظاہر کا وجد ہو نہ بناوٹ کا حال ہو	دل پر اثر کرے وہ غنائے حلال ہو
مطلب وجد سے نہ تعلق ہو حال سے	تسخیر کر فقط تجھے سحر حلال سے
وہ حیرت چھڑے کہ گلجے کو چھان لے	دلین چھی ہوئی کوئی نشتر سے تان لے
صوت حسن گزشتہ دعوہ گری کرے	واؤ کی نوا کا اثر گنگری کرے
لحن مباح ناز کرے دلبری کرے	نوا لاجی ہو موم وہ چلیں پری کرے
جھک جھک کے بار تھل زمین چومنے لگے	پانی کو ہر سکوت ہوا جھومنے لگے

ایسی ہوں شوخیان کہ طبیعت او چل پڑے	ایسی ہوں نوک چوک کہ میل کو کل پڑے
ایسے ہوں بول منہ سے گلچا کل پڑے	ایسے ہوں سوز ساز بوسے او بل پڑے

ایسا سماں بندھے کہ فلک تک نمود ہو	تجلی ہو و جدی کے لبوں پر درود ہو
-----------------------------------	----------------------------------

کیا وقت ہے کہ نور کا ہی ہر طرف رود	کیا جگہ ہے رنگ کہ ہی نعرہ درود
کیا بو ہے جس سے گرد ہی بوسے بغیر رود	کیا بزم ہے کہ جھوٹی ہی رحمت درود

بقیے اوڑا رہی ہو امشب کتاب کے	گویا لندھے ہوئے ہیں قرابے گلاب کے
-------------------------------	-----------------------------------

روشن ہیں لٹائے کہ کشادہ ہیں عطردان	مہکی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی گلستان
لٹتے ہیں بھول ڈھیر ہیں گلساوا خون	کیا چچ کر رہا ہے اگر سوز کا دیوان

بس جاتی ہیں جہیز سے ہوائیں گزرتی ہیں	رفیقین سوار تھی ہوئی حواریں او ترقی ہیں
--------------------------------------	---

بیل جو آ کے سو گھلے اس انجمن کی بو	صدقے ہزار بار اقرار ہے چمن کی بو
شرمندہ اسکے سامنے مشک ختن کی بو	وہ بھینی بھینی بو کہ صدق دو لہن کی بو

بزم سرور محفل حورا صفات ہی
دو لکھا کو دیکھے کہ یہ جسکی برات ہی

اننگ چین تصدیق نقش و نگار فرش
تھکھک کے عرش پاک ہی اسید از فرش

سہرا بہشت برین ہی بجا فرش
اسد سے احترام و خوشاقت از فرش

نعرے بین عاشقان رسولِ جلیل کے
بیٹھو ادب سے فرش بین پر جبرئیل کے

زینت طراز محفل حبت ہی اسکی دہوم
ابن وہ ان ستارہ و شونہ کا ہی کا بنو م

کیا بزم ہی کہ رحمت حق ہی علیٰ اعوم
قدسی و بود جب پیرین ہی وہ یہ اعوم

اکتر جمین ماہ سے نور جب بین نہیں
گنجان اسطر حکے ستارے کہین نہیں

ہمراہ محقق و چلا مثل راہ بر
لینے کو ان سبھونکے ثواب آیا ماہ بر

جسم کھونے لوگ و انہ ہی او در
بھونچا جو وقت داخلہ بزم خلد اثر

ذیقدر رکھے اب اور بھی رہتے بڑے ہوئے
بیٹھے جو مومنین ملک اوٹھ کھڑے ہوئے

الہدے راج محفل گردون جناب کا	رتبہ ہی بیست نجم و منہ و آفتاب کا
مجمع ہی عاشقان رسالت تاب کا	تصویر ہی تمام مروج ثواب کا

سب پر نگاہ پڑتی ہی غلمان و حور کی	صانع نے لکھ دیا کہ یہ شکنیں ہیں نور کی
-----------------------------------	--

مجلس بھری پھرتی ہی عجیب کشش ہو	کیا دخل اگر دہر سے ادھر جا سکے نگاہ
سبکی صفایا قلب پر اخلاص ہو گواہ	رستہ نہیں جس کو عداوت کی بند راہ

شکی بدی گناہ عرق ہو کے یہ گیا	کو مین کا ثواب اسی جامع میں گیا
-------------------------------	---------------------------------

پاں ی درود خوان پیسہ پڑھو درود	اک بار پڑھ چکے تو مگر پڑھو درود
مکلی ہی بوی سید اظہر پڑھو درود	باہم نبی و آل نبی پڑھو درود

ہوتا ہی ذکر خیر رسول انام کا	نصرہ درود کا ہو تو غل ہو سلام کا
------------------------------	----------------------------------

ایلی کی سرگزشت نہ مجتوں کا ہی بیان	قصہ ہو کوہن کا نہ شیرین کی داستان
وامق کا اسمین نام نہ عذرا کا کچھ نشان	نعل کی طرف نظر نہ من کی طرف ہی دیوان

<p>سکونسانہ گل و بلبل کی فکر ہی شیشاد کاہر ذکر نہ تسری کا ذکر ہی</p>	
<p>آغاز ہی حدیث روایت شروع ہی بیٹھو ادب سے حال ولادت شروع ہی</p>	<p>جو دلیل دین وہ حکایت شروع ہی میلاد مصطفیٰ کی حقیقت شروع ہی</p>
<p>پھر جائے سبکی آنکھوں نہیں کا شانہ آپ کا اس بزم کو بنا دوں زچا خانہ آپ کا</p>	
<p>پیدا کرے فصاحت حسان کی زبان جبر شقیل سپرہ اوٹھائے یہ ناتوان</p>	<p>یار ب ترے حبیب محمد کا ہی بیان فکر کلفت جو دت سبحان کی پائی شان</p>
<p>ہاتھ آئے پیر طبع کو کس بل جوان کا چرہ جائے امتحان میں چٹکان کا</p>	
<p>امداد کی امید ہی تائید کی طلب تسلیم و تسلیم سے گھوڑ زبان و لب</p>	<p>تو مبدی فیوض ہی فضل و کرم کز اب منتظر ہی ثنائے شہد افصح اعرب</p>
<p>ہاں نیت نما زہر ار آرزو کروں کوثر کو بھیج دے کہ اوس میں وضو کروں</p>	

جسکی بہت بہشت میں نچے وہ بچوں کے	مداح کی زبان کو حسن قبول کے
تو دسے خزاں خیر کھیرا رسول کے	بس اب نہ آرزو کی ناسیکو طول کے

بھڑکے جھولیاں گنہگار ملے	
ہدیہ ادھر سے جاے او دھر سے صلا ملے	

بارشیں کرم کی صورتِ ابر بہار کر	عجوبہ بھی سامعین کو بھی رستگار کر
تا بزمِ قدس حسنِ سخن کی پکار کر	سربزکشتِ حسرتِ مہرِ دوار کر

اس دھوم سے ثنائے شہِ ارجب بند ہو	
کر سی کا عرشِ پاک سے پایہ بند ہو	

فرمائے ہیں علی ولی جمع الصفات	ہاں اب بنو ولادتِ سلطانِ کائنات
موجود تھی تجلی و ظلمت دن و رات	زینتِ طراز صد تجر و تھانوفات

صانع کی صنعتوں کا مرقع نہ ٹھیک تھا	
کوئی نہ تھا شریک و ہی لا شریک تھا	

دشوار تر ہی فہمِ مہمائی کنہ ذات	عالم کے علمِ پاک کے باریک بینِ نگاہ
ترتیبِ ذات کا ہی سببِ بیوصفات	پیدا ہوئی شہیتِ محبوبِ دینِ مہربان

<p>اوس نور سے خدا نے یکا یک کیا خطا یون بارگاہ میں کوئی ہو گا نہ باریاب</p>	<p>اوس نور سے خدا نے یکا یک کیا خطا تیرا نظیر جو نہ مقابل ہو فی جواب</p>
<p>حکمت طرح طرح کی عیان ہو گی نور سے کونین کا ظہور ہو گیا نور سے</p>	<p>کھاتا ہوں اپنی عز و جلالت کی قسم کرتا تیرے نور کی تصویر اگر قسم</p>
<p>باعت ہو تو بنائے دو عالم کی واسطے بیدار خدائی ہو گی تیرے دم کے واسطے</p>	<p>سنتے ہی فردہ کر مہر جہت غفور کی حق نے اوس چمک سے نمایاں شعاع نور</p>
<p>راز نہمان عیان کیے کس اختراع سے بارہ حجاب خلق ہوئے اوس شعاع سے</p>	<p>چمکا وہ نور خالق انوار کے حضور کیا نور تھا کہ پھیل گیا نور دور دور</p>
<p>پہلا حجاب قدرت کامل کا تھا حجاب مصرف حمد و سجدہ و تسبیح بحساب</p>	<p>اوس میں ہوا طلوع نبوت کا آفتاب بارہ ہزار سال بنا نور مستطاب</p>

<p>ذکر آلہ بین یوہین مدت گزاروی اس پر دین عروس عبادت سنواروی</p>	
<p>پھر دوسرے حجاب میں آیا وہ ہے نفیہ تسبیح میں تمام کی یہ مدت کشیر</p>	<p>گیارہ ہزار سال رہا اوہین گوشہ گیر چھکا شو حجاب سوم نورستیر</p>
<p>اس پر دسے میں بھی ذکر آلہ الجلا گیا تسبیح دس ہزار پیرس تک پڑھا کی</p>	
<p>آیا شو حجاب چہارم وہ ذی کالی حقا کہ ستر غیب کا اظہار ہی حال</p>	<p>مصرعت ذکر حق بین ہا نو ہزار سال کی پون ہی ہر حجاب میں تسبیح ذاب جلال</p>
<p>طالع پڑا وہ نور مستقیم ہر اک جگہ اک اک چہند ہزار سال رہا کم ہر اک جگہ</p>	
<p>اول سے تا اخیر رہے مع تک جناب تسبیح حق بیان بھی بجا لای جناب</p>	<p>دیکھا مگر حجاب شفاعت عجب حجاب اوٹھا ہزار سال نہ سخت ادھواب</p>
<p>درج ہوے بلند بڑی دھوم دھام سے بڑھتا گیا تقریب حق ہر مقام سے</p>	

<p>دور می دعا و خیر اتر پھیں کر دگار تو نے عطا کیا یہ تقرب ترے نشان</p>	<p>بعد فراغ سجدہ و سج پیش سمار یا رب مین ہوں قصور عبادت سے سمار</p>
<p>بندے کے نیک و بد کا تجھے اختیار ہی میں ہوں گناہگار تو اسرار گار ہی</p>	
<p>اب اتنی بات کا ہی غلام اور اسید وار بندے کا نام ہو تیری رحمت کی ہو پکار</p>	<p>حد سے بڑھا دیے مرے تیرے مرے وفا لکھ دقرون میں مجھ کو شفیع گناہگار</p>
<p>بھرا ہ تیرا فضل ہو سایہ کیے ہو نکلون یہاں سے تاج شفاعت دیے ہو</p>	
<p>دریای نور میں بس اس نور سے بہا غواص فکر تہ کو جو بھونچے تو ڈوب جا</p>	<p>فی الفور بحر رحمت خالق نے جوش کھا ماہیت اونکے عالم کی کیونکر نہ ہاتھ آئے</p>
<p>پانی ہو یہ وہ منبع قدرت نہان تھا اللہ کے سوا کوئی اور تم شانہ تھا</p>	
<p>صبر و جشوع و زہد تو آضع صفا تھا کوئی فرید کوئی عنایت کوئی وفا</p>	<p>پیدا ہوئے جو نور سے وہ بحر بردعا حکم و متانت و عمل و خشیت و حیا</p>

	<p>حقایق فیض جاری رب الانام تھے دریائی نور پاک کے کیا خوب نام تھے</p>	
<p>دریا میں غرقِ رحمت تھی ہو جدا جدا مکلا نیم اخیر سے دیتا ہوا صدا</p>	<p>جاری ہوا یہ حکمِ نورِ مصطفیٰ دوبار ایک بحر میں وہ در مدعا</p>	
	<p>کیا خوب آبِ نور سے کی شست و شو مری اب اور کس جس جھے بڑھی آبِ زمزمی</p>	
<p>تو ہی مرے ریاضِ ضیاء میں تازگی تو ہی محمد اہلِ خلقِ آخرِ رسل</p>	<p>پیدا ہوئی صد اویں خداوندِ جبِ نورِ کل کیونکر نہ جا بجا ہو ترے مقبولِ کامل</p>	
	<p>یکے سوا اُس کے نام و دین ہے تو رحمتِ خدا کی رحمتِ للعالمین ہی تو</p>	
<p>اٹھا تو اور نور کے خلعت عطا ہوئے اک لاکھ سب و چار ہزار انبیاء ہوئے</p>	<p>سجدے میں وہ گرا تو مراتبِ سوا ہوئے قطرے ٹپک ٹپک کے در مدعا ہوئے</p>	
	<p>جسکے صدف تھے نور وہ گوہر برس پڑے اچھا ستاب تھ کہ ہمیں برس برس پڑے</p>	

انوار انبیاء نے بھی تکمیل پائی جب	پہرے کے خلوص سے گردِ حبیب
بجائے جیسے صرف طوافِ حرم ہو گیا	بیغیر کسی بیچ میں تھا وہ خدا طلب

قربانِ انبیا تھے رسول و مرید پر
پر وہ نے گروے تھے سراجِ منیر پر

خلاق نے یہ پروہ قدرتِ سی دی صدا	میں کون تیرا بتاؤ سمجھتے ہو مجھ کو کیا
سبقتِ رسولِ پاک نے کی قبلِ انبیا	کی عرضِ ڈوالہ تو مبعود تو حنا

حقاکہ اعتقاد مرا تجھے تھیک ہے
تیرا کوئی شریک نہیں لاشریک ہے

آوازِ دی خدا نے حبیبِ خدا ہی تو	سرمایہ صنائعِ رب اللہ ہی تو
شمعِ مراد انجمنِ نبیاء ہی تو	جسکی کچھ انتہا نہیں وہ ابتدا ہی تو

میری طرح تو میری خدائی میں ایک ہی
امتِ قمری رسولوں کی امت سے نیک ہی

اوس نو ذی پہل ایک کیا جو ہر آشکار	دو ٹکڑی حکمِ حق سے ہوا وہ نگو شکار
دیکھا جو ایک حق کو ہیبت سی اکیبار	پانی بنا لڑکے لطیف اور خوشگوار

	اب تک وہی فیض میں جاری حضور کے پانی کی آبرو ہونی صدقے میں نور کے
اوس حق سے خدانے کیا عرش افکار پانی پر آ کے عرش برین نے لیا قرار	کی دوسری طرف نظر شفقت اکیبار یا قوت کے بروج دستونہای استوار
	حکمت روان بھی نور شہرِ نیکو کے ساتھ بالای آب عرش رہا آبرو کے ساتھ
کمر سیلے نور پاک سے لوح ادب شہیم فرمایا اسے قلم مری توحید کر رسم	پیدا کی نور عرش سے کرسی دھیم بعد اس کے نور لوح سے پیدا ہوا قلم
	کب ہی نیاز مالک تیرے لیے تجہ کو بنا دیا وہی تحریر کے لیے
مہوش افراق سے رہا وہ ہزار سال فرمایا لکھو تو جس پر کی کیا لکھو جال	ساکت ہوا قلم جو سنا حکم و اجلال خود رنگی کیواسے جس دم ہوا زوال
	آئی صدا کہ شہسازان لا الہ لکھے اسمین ملا سکے نام رسالت پناہ لکھے

نام حبیب حق سی جو واقع ہو اقام تبیح و سجدہ و نو ن بجا لایا بقلم	فورا جھکا نیا سیدہ صاحب حشم پھر سر اوٹھا کے کبکب طیب کیارسم
کیونکر قلم کی زیب نہ ہو صطیع اکا نام لکھا خدا کے بعد حبیب حرا کا نام	
کی عرض پھر قلم سے کہ او سید و عقول جسکا ہو ذکر پاک ترے ذکر میں شمول	یہ کون ہو حبیب محمد تر رسول لکھا جو نام مجھ کو شرافت ہوئی حصول
کیا کیا بلند رتبہ و منت از ہو گیا اسکی طرف جھکا تو سرا فرار ہو گیا	
ارشاد حق ہوا کہ ترا بادشاہ ہو گیا خسہ شکوہ و مرتبہ انبیا ہو گیا	ہاں خاصہ خلاصہ رب العلا ہو گیا احمد ہیہ حمید ہیہ محبت ہو گیا
دکھلا دیا جو کچھ مری قدرت میں تھن گیا تو بھی فقط اسی کے تصدق میں بن گیا	
حال حبیب حق سے قلم کو مزا ملا ایک ایک حرف پر چشمہ بدعا ملا	جسکی کہ انتہا نہ تھی وہ ذائقا ملا لکھا نہ جای حشر تک اتنا صلا ملا

	<p>ہو گئے یہ لذتیں کوئی اوس پاک اصول سے شوق ہو گیا حلاوتِ فکرِ رسول سے</p>	
<p>کی عرض اسلام علیک ایہا الرسول رد جواب میں ہوا ایک دم کا طول</p>	<p>پھر اوس کو اور غر و شرافت ہوئی حصول اندر نے سلامِ تم کا کیا قبول</p>	
	<p>خاطر بڑھی ہوئی بھی شیخِ انام کی آواز وی خدا نے علیک اسلام کی</p>	
<p>سنت اسی گھڑی سے ہوئی سبقتِ سلام اب تک ہو مومنین میں جا ہی یہ فیضِ عام</p>	<p>تھا ابتداء سے شرع پیہر کا نظام واجب کیا خدا نے جواب اسکا لاکلام</p>	
	<p>فردوس سے لگی ہوئی راہِ ثواب ہی ہر حال میں سلام کا واجب جواب ہی</p>	
<p>ہاں لکھ مری قضا و قدر بھی ہے سند لغزش نہ کر کہشت و پینہ ہی مری آمد</p>	<p>بعد اسکے پھر قلم کو صدا دی بشارتِ دہ ہر شے وہ ہو کہ جسکا میں خالق ہوں تابعد</p>	
	<p>گزارا ہی جو شہیتِ صانع میں آج ہو کل مستحقوں کا پھر محمدؐ رواج ہو</p>	

الہدٰی پاس خاطر پیغمبر زبان	خالق نے قدسینو کو کیا خالق ناگمان
نورایہ حکم سومی ظلامک ہوا روان	بھرنی دال نبی ہو درود خوان
ساتھ شغل نیک عمل بے جنت کرو	
امنّت کے واسطے طلب مغفرت کرو	
پھر بارور ہوا شجر صنیع کردگار	نور حبیب پاک سے جنت کی آشکار
اربع گلِ حدوث سے بخشی او سے بہار	رفت صفا جلالِ امانت پائے بار
دریائے حسن منبع قدرت سے بہ گئے	
فردوس میں یہ چارچین بنکے رہ گئے	
آرستہ جو گلشنِ جنت ہوا تمام	اوس باغ کو خدا نے کیا اولیا مقام
جن بندوں کو اطاعتِ عبود سے ہو کام	وہ بھی سینِ نبی و زینتِ فردوس لا کلام
جو جو درود خوانِ نبی اور آلِ ہیں	
اون پر بھی اوس بہشت کے میوہ حلالِ ہیں	
دیکھا سومی بقیہ جو سر جو ناگمان	ہدیت سے وہ گچھل کے سراپا ہوا خوان
فرمانی اوس بخار سے تولیدِ آسمان	اوتھا جو کفِ زمیں کی بناد کی عمان

<p>قربان میں صنایع و ترسیلات پر یہ خاک تہ بہ تہی و اماں آب پر</p>	
<p>جہنم میں تھی زمین تلامح تھی ہر قدر پیدا کیا خدا نے پہاڑوں کو جلد تر</p>	<p>پانی جو موج مار رہا تھا ادھر ادھر جیسے کسی جہاز کو ہو ڈوبنے کا ڈر</p>
<p>باقی رہی نہ خوف نہ افتاد کی جگہ قائم ہوئی زمین پر اوتاد کی جگہ</p>	
<p>پیدا کیا پھر ایک ملک آسمان قار بھجا اسی زمین کے نیچے قضای کار</p>	<p>اس وجہ سے زمین کو کچھ بچھہ ہوا قرار قوت تھی بحساب تو طاقت تھی بشمار</p>
<p>صدے سے جو زمیند بہم کانپ نے لگے تھا بھاری بوجھ و ثون قدم کانپ نے لگے</p>	
<p>فوراً ہوا پھر ایک بڑا پتھر آشکار تسکین تھی نہ سنگ گراں کو بھی زینہار</p>	<p>خلاق آب خاک کی قدر تکے میں تیار بخشا ملک کے پاؤں کے نیچے اسے قرار</p>
<p>اب تک ہر یادگار زمانے کے واسطے پیدا کی گامی بوجھ اٹھانے کے واسطے</p>	

الہدٰی عظم خلقت گا و ملک سیر	قدرت نہیں کسی کو جو دیکھے ذرا اوپر
آنکھوں میں وہ چمک کرے خیر کی نظر	دریا کھینچ آئیں تھنوں میں دم کھینچے اگر

اسکے سوا بھلا شے کیا مثال دین	
جنگل میں جیسے رائی کے دانے کو ڈال دین	

وہ گاؤں زیر سنگ ہوئی جا کے بہرہ مند	پتھر کو شاخ و شیت پر او سے کیا بلند
جس میں بڑی بوجھ بہت سے چھا چند	اوسکے قدم ثبات کے کیونکر ہوں پایا بند

ستار کی مدد سے رہی وہ حجاب میں	
لکھائی اوسکا نام لٹو تاکتاب میں	

اوس گامی کی جو ہو گئی مابیت آشکار	اوبھری بجار صنع میں مچھلی قضا کی کار
بھرت اوسکا نام لغت میں ہی برقرار	درائی پای توڑ کے نیچے وہ باوقار

بھیجا خدا نے ایک جواب اک جواب پر	
پایا تار گامی نے ماہی آب پر	

بالا آب ماہی فوی قدر و احتشام	پانی کے نیچے موج ہوا کے لیے قیام
زیر ہوا سکونت ظلمات لا کلام	اسکے بیان سے علم خلافت ہوا تمام

پانی کا ہے مقام نامرگز ہوا کا ہے ظلمت کے نیچے کچھ نہیں جلوہ خدا کا ہے	
کامل کی دوضیائے پھر عرش کی بنا چھو نچا جو حکم خالق انوار انبیا	اک فضل ایک عدل نظر کرد خدا دونوں نے دو نفسوں کے ساتھ دم بھرا
ایجاد چار شے پئے شاہ زمان کیا بس عقل و علم و حلم و حسن کو عیاں کیا	
پھر عقل سے خدا نے کیا خوف کو جدا کیا حلم ہو کہ جس سے مودت کی ابتدا	اوس علم کے خدا کہ برآمد ہوئی خوا انسا کی سخا سے محبت زہر سخا
گلدستہ قدم میں نیا گل کہلا دیا ان سب کو طینت نبوی میں ملا دیا	
صانع کی صنقوں کے یہ حصرو حدین پیدا کی حق نے امت پاک رسول دین	کھینچا گیا مرقع ارواح مومنین پیر و خمبہ اہل ولا صاحب یقین
ہم سب کے سلسلے ہیں ظہور حضور سے امت کی ابتدا ہوئی حضرت محمد سے	

دن رات نور و ظلمت و شام و سحر بنے پست و بلند و جن ملک یکدگر بنے	پھر نورشہ سے انجم و شمس و قمر بنے فلکان و حور و میوہ و گل ہاں تر بنے
	سب کچھ رسول پاک کی تنویر نے کیا دفتر و دست کا تب تقدیر نے کیا
آیا خدا کا دوست نہ عرش و ارجال پھر قتل ہوا سو جنت وہ بیشال	جب ان سبھونکے نور کو حاصل ہو کمال گھرے وہاں حضور تہتر ہزار سال
	صورت کسی جگہ نظر آئی نہ غیر کی ستر ہزار سال ہشتون کی سیر کی
ستر ہزار سال وہاں بھی کیے بسر پھر ساتویں فلک میں رہے شاہ بحر و بر	پھر قتل ہوا سو سردہ و دہ نامور جہیز ملنے کے برای اطاعت کسی کمر
	منظور تھا جو سایہ رحمت جہان پر اوترے وہاں سے آپ چھ آسمان پر
بعد اوسکے سیر چرخ چہارم ہوئی پسند اوترے تو قدر چرخ دوم ہو گئی	پھر پانچویں فلک کا کیا مرتبہ بلند پھر تیسرے فلک میں سما یا وہ ازبند

	<p>کب سے سو جہان ہی تو تہہ حضور کی ہے عالم شہود سے نیتِ ظہور کی</p>	
<p>کثرت کی سمتِ حدتِ حق تو کیا ظہور مانند روحِ اوس میں امانتِ رحیمِ نور</p>	<p>دنیا کے آسمان پر آئے جو ہیں حضور قدرتِ پکاریِ خلقتِ آدمِ ہوا بجز نور</p>	
	<p>دنیا بسنی و روئے شمعِ انام سے آباد ہو زمینِ محمد کے نام سے</p>	
<p>خوابِ عدم سے چونک ٹٹے بس ابوبشر دیکھا جو نامِ احمدِ مرسل ہی جلوہ گر</p>	<p>جاری ہو اشیئتِ خلاقِ خشک و تر کھلتے ہی آنکھِ عرش کی جانب جو کی نظر</p>	
	<p>تحریرِ اسمِ قدرتِ رب العلامتے کی خلقتِ پسر کی باپ سے پہلے خدائے کی</p>	
<p>پشتِ ابوبشرین ہوا منتقل وہ نور آئے ملکِ براۓ زیارتِ قریب و دور</p>	<p>نامِ حبیبِ حق نے دیا روح کو سرور جمعہ کو بعدِ ظہر کیا آپ نے ظہور</p>	
	<p>سوئی جہین حضورِ او دہر سے جو پھر پڑے صفِ باندہ کر ملا آنکھِ سجدے میں گر پڑے</p>	

۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳

اور توحیدین حضرت آدم سے جب حضور	پھر پانچون انگلیوں میں کیا جلوہ نمود
ہر ایک پور میں ہوی پیدا شعاع نور	کیا ہاتھوں ہاتھ پانچ جگہ ہٹ گیا وہ نور
<p>دست پور میں قسمت نور نبی ہے</p> <p>پانچون تن ایک جا رہے مٹھی بندھی ہے</p>	
خلاق آب و خاک نے آدم سے یہ کہا	ہاں عہد سوار کراوی بندہ حسنہ
نور محمدی تجھے حق نے عطا کیا	ضائع نہو امانت ایمان انبیا
<p>اسکے امین نیک بلا اشتراک ہوں</p> <p>اصلاح طلب ابرہ ہوں تو ارحام پاک ہوں</p>	
قربان کار ساز می خلاق خبر دہو	بعد فراغ خلقت آدم ابوالبشر
پھر جانب یقیہ اطمینت جوئی طبر	پیدا طلسم خاک فز کی صورت گر
<p>صنع خدا سے نقل کا بازار سر دہو</p> <p>جوڑا ہی ہر بشر کا وہی ایک سر دہو</p>	
آدم نے فرس کے اپنے سر ہاتھ کی نگاہ	دیکھا جمال حضرت حوا سال ماہ
پوچھا کہ کون ہو تو پکاری وہ خیر خواہ	میں ہوں تمھاری سمت فرستادہ اکہ

<p>کی تھی سنی دلی وقت صفات و ثنا کا ہے لہڑی ہی ہے یہ خدا کی تو بندہ خدا کا ہے</p>	
<p>حمد و ثنا و شکر خدا میں ہو تر زبان ہاں اس کا حضور کی یہ ہے وقت امتحان</p>	<p>پیدا کیا تجھے بے آبادی جنان جو کچھ دیکھتا ہے علم میں تجھے پیر عیان</p>
<p>تو رگزیڈا احمی شش بہت میں ہے تو اس کے ساتھ عقد ترا سے صلیحت میں ہے</p>	
<p>یار بین بختیرون کہ ہے محمد اس کا کیا آدم ہر حبیب ہو سدا و انبیا</p>	<p>آدم نے سر جو کا کہ ہے کی عرض التجا پروردگار نے لب قدرت سے ہی صدا</p>
<p>سیر مرتبہ سلام بجا السلام پر دشمن بار پیرہ و دود و محنت کے نام پر</p>	
<p>قاضی جناب قاضی حاجت ملک گواہ حقانہ ظہور محمد ہوا یہ بیاہ</p>	<p>الذی عفت آدم و نوحا کے عرواہ جبریل ہنم چمن خلد عقد گواہ</p>
<p>جلوہ گری عنایت و عطا کی تھی بالا اس سر کھڑی ہوئی رحمت خدا کی تھی</p>	

اس شہد کے موم اور اگر چہ خفقور	رہنے لگے امانت آدم میں جس حضور
مان کے تھیں ہر کیا شیشٹ نے نلو	زیب حسین حضرت خواہوا وہ نور

پوشاک تن میں بوی شہد چمک گئی	
چمکایہ آفتاب تو قسمت چمک گئی	

میدان شیشٹ کی ہوا حدیث ہو سکند	سن شباب تک جو میں چھوچا وہ سرور قد
فرایا او کو حضرت بیٹا سے نامزد	آدم نے کی پسر سے بیٹا عہد جد و کرد

بیٹے کو افخ ازمان و زمین کیا	
نور رسول پاک سپرد جبین کیا	

بیٹا ہو چلے متول انوش جب	بیٹے سے عہد نامہ کیا شیشٹ و طلب
سو نیا پسر کو باپ نے نو چیت ب	پھر منتقل ہو سو قہان نیک ادب

جلوی دکھائے قہنہ کامل آپ نے	
کی زیب صلب حضرت مہائل آپ نے	

آیا جبین اطرا آد آسین پھروہ نور	پھونچے وہاں ہی حضرت ادیس تک حضور
پھر آپ نے سو توشیح کیا ظہور	مالک و آکے ٹگئے طی کی جوراہ دور

آئے پھر آپ لوحِ علیہ السلام میں
بعد اونکے نور پاک گیا صلبِ سام میں

چکا وہاں سے جانبِ آفتاب
شام کو پھر نصیب ہوئی دولتِ ثواب
ایا حسین عابرِ وقتِ میں وہ جناب
پھر خود کو خدا نے دیا نورِ مستطاب

مدتِ تمام کی تو ادھر سے ادھر گئے
تاریخ کے صلب میں شبِ جن و شبِ گئے

پھر مشکل ہوا جو وہاں سے نہ یکتا
پر نور پھر حسین سے عیسیٰ کی تمام
بخشا خدا نے صلبِ برہم میں مہتمم
چکا ہر ایک برج میں مثلِ مہتمم

پھوپھے حضورِ عابد و ابرار کی طرف
تشریف لائے حضرت قیام کی طرف

پھر مثلِ برق جانبِ تبلیغ کیا وہ نور
چکا پھر نصیبِ مسلمانِ ذمی شعور
سوڑست ہاں سے لگا ایک کیا ظہور
زینتِ گزین صلبِ ہمیشہ ہوئی حضور

پھر اس طرف جو نو پیر چمک گیا
فی الفور اُنکے کاسے در چمک گیا

<p>وہ سب سے پہلے</p> <p>چھوٹے آؤ کی سمت شہ عرش باگاہ</p> <p>کس کس جگہ مقیم ہوا وہ جہان پناہ</p>	<p>۴۳</p> <p>روشن جہیں آیا وہ کی ہوئی مثل صبح ماہ</p> <p>انہوں ہاں سے پھر سو عاتقانِ خیر خواہ</p>
	<p>پھر جلوہٴ تنورِ ادھر سے اوڑھ کر کیا</p> <p>لو رہی نے صلبِ مہر میں گزر کر کیا</p>
<p>پھر محفلِ قریش میں آیا وہ شہ پار</p> <p>پھر حضرت مضر سے ہوئے آپ بکنار</p>	<p>کی پھلے زینتِ پیشانی تیرا</p> <p>پھونچو دہانے جانبِ لیا س نامدار</p>
	<p>عالمِ فروز صورتِ شمس و قمر ہوئے</p> <p>صلیبِ جنابِ تذکرہ میں جلوہ گر ہوئے</p>
<p>آیا وہاں سے سمتِ خیر نہ وہ فی شعور</p> <p>پھر جانبِ قضی گئی جلوہٴ تلوار</p>	<p>پھر وہاں جو زمینِ گمانہ ہوئے حضور</p> <p>پھونچا سو لوگ بھی چاکِ ہائے نور</p>
	<p>عز و شرف سے دامنِ غالب کو بھر دیا</p> <p>پھر صلبِ قمرِ مطلعِ انوار کو دیا</p>
<p>امدادِ عظم و شانِ رسولِ فرستہ خو</p> <p>آدم نے پائی انکے قصدِ قرین آبرو</p>	<p>شہرت و محبتِ بہت تو جہاں پہنچا سو</p> <p>ہر پھول میں بسی صفتِ نیک و مثلِ بو</p>

	<p>مگر کسی جگہ نہ وہ پاک صاف میں</p> <p>آخر کو چھوٹے منزل سے نہ صاف میں</p>	
<p>بخشا خدا نے نورِ رسولِ جہان پناہ</p> <p>پیشانی میں آؤں یا بروغ ماہ</p>	<p>عبد مناف پر جو کرم کی ہوئی نگاہ</p> <p>پانی وہ قدر ہو پڑھتی تھی جس کو بادشاہ</p>	
	<p>نکلا حیدر ولیر سے آسمان کی طرح</p> <p>وہ استار چنے لگا ککشان کی طرح</p>	
<p>یعنی دیا خدا نے میرے چاروں طرف</p> <p>فرزند سے دو چند بڑھی عزت پندر</p>	<p>گھر آفتاب کا جو ہو منزلِ شہر</p> <p>پھیلی ضیاءِ حیرتِ ہاشم اوپر اوپر</p>	
	<p>ہم سر کوئی حسین نہ تھا اوس حسین سے</p> <p>نورِ محمدی کی چمک تھی جبین سے</p>	
<p>نی افور بلک بلک آؤں شہرِ جال</p> <p>بخشا خدا نے خاتمہ غوثی و کمال</p>	<p>اوس نور سے کیا سو ہاشم جو انتقال</p> <p>وہ غیرتِ ہلال ہو جب قمرِ شمال</p>	
	<p>حشمت تھی مثل گہر و قدم ماہر و کے ساتھ</p> <p>شاہوں نے آرزو کی ہزار آرزو کے ساتھ</p>	

وہ جنس حسن جس کے خردیادیشکار

وہ نور حسن سے روشنی طور آشکار

شان اسطر کلی جس عیان شان کردگا

ایسا شجاع جبکی ندینے میں ہی پکار

ہنگام جنگ آنکھ نہ چھپے گروہ سے

سلمے کے ساتھ عقد کیا کس شکوہ سے

جب عبد مطلب نے جو تم میں کیا گزر

چکی جبین والدہ ہم صورت سے تھر

پایا ظہور نور شہناہ بر و بر

گھر بھر گیا جو گھر میں تو لہ ہو ابر

سلمے سے نور احمد صلیب جن رہا ہوا

اوس باہر و کے صلب میں جلو نہا ہوا

پیدا ہوئے ابو حضرت عبد اللہ حسین

سجادہ زیب رونق اسلام حق گزین

آیا پدر کی صلب میں نور رسول دین

چکی بسا اُن کس قطر عافین حسین

نور رخ سے نور ہمہ و مہر مانڈے

لگے کے آفتاب مدینے کے چاند تھے

عباس خیم احمد مختار نے کہا

ہوگا بلند قدر و مراتب یہ لقا

دیکھے و خوب میں جو حقیقت کو نہیں کیا

فرزند ہی خلاصہ حق خاصہ خندید

<p>ریشمین آسمان وزمین روچھاگ سے اک طائرِ سفید ادڑا اسکی ناک سے</p>	
<p>بچھ کر وہاں سے جانبِ کعبہ کیا گزر سجدے کیے نیاز و ادب سے جھکا کے سر</p>	<p>چھوٹا چوڑا بے شرق و مغرب ہا تیر پر قومِ قریش سب متوجہ ہوئے او دھر</p>
<p>مشتاق ہر یگانہ و بیگانہ ہو گیا مروجِ حلق طائرِ فرزانہ ہو گیا</p>	
<p>پھیلا ہر ٹوٹی توچک چھوٹی دور دور ایمن میں جیسے جلوں برق چراغِ طور</p>	<p>ساطع ہوا زمینِ فلک میں بھڑک کر نور مشرق سے تارہ سرحدِ مغرب کیا ظہور</p>
<p>تنویرِ شان حق مری نظروں میں تل گئی یہ دیکھتے ہی چونک پڑا آنکھ کھل گئی</p>	
<p>اویں غیبِ دان سے سوچا کیجھو دیا جواب ہیں ہر وہ کھلمب سے چکے گا آفتاب</p>	<p>اک کاہنہ کے سامنے وہ لایا بی خواب رویاے صدا قدیم اگر خوابِ تنجواب</p>
<p>دنیا سے نیاز و اطاعت جھکائے گی اسکی شعلہِ غرب سے تا شرق جاوے گی</p>	

امید و نشان و شوکت عبد اللہ کو
چو نچا سن شباب کو جب وہ فرشتہ خور

جو جوڑے خدا نے زیادہ کی آبرو
بڑھنے لگی زمان عقیفہ کی آرزو

امیدوار عقد تھیں اس خوش باغ سے
پر دے لوگاڑا ہوئے تھے چراغ سے

یوسف لگا کوئی سبے انکار جد و کردار
تھی بنت و عجب پر نظر رحمت احد

دو بہت کی سبھو کی زینا کی طرح رو
آخر کو آمنہ سے ہوئے آپ نامزد

پیدہ تھی بہت حسین صاحب جمال حسین
بلیقیں تھیں آئین مریم جمال حسین

اب یون مفسرین و محدثین یک زبان
جمعہ کی شب جمادی آخر کے در بیان

ما کے رحم میں آئے جو پیغمبر زمان
اکھاڑ دین حساب سے تیار تھی عیان

سیر برجوم رحمت رب العارز ہا
سین آمنہ کو حمل رسول ساز ہا

ما بین آسمان و زمین و بجا و بر
ان حمل مصطفیٰ کے نمایاں ہوئے اثر

تھا نعرہ سنا دی قدرت ادھر ادھر
ایسا کوئی نہ تھا نہ سنی حسنی خیر

<p>حقا کہ اس خوشی کے سبھی پای بند تھے بشاش سنگ و نخل و چرند و پرند تھے</p>	
<p>فرمائی ہیں یہ آمنہ نیک و پارسا آثارِ حلِ جہ میں نپائے گئے ذرا</p>	<p>آئے مرے رَحْم میں جو پیغمبرِ خدا اک شخص میری خواب میں بس کے اکھ گیا</p>
	<p>پھر تھی تھی رحمتِ احدی مصطفیٰ کے ساتھ تم حاطہ ہوئیں شرفِ انبیاء کے ساتھ</p>
<p>صیحا و مین جو ایک مہینہ ہوا بسر گزریوں اتنے حل میں باقی ہیں بقدر</p>	<p>سب کو سنائی ہا تب غیبی نے یہ خبر قدسی گنا کے کبھی گھڑیاں کبھی پسند</p>
	<p>پھونچا نوین مہینے وہ سرِ روکال کو اللہ نے کیا مہ کا حلِ مہلال کو</p>
<p>پیدا ہوئی ولادتِ محبوب کی جورت حیرت سے جن و انس باہم کئی یہ بات</p>	<p>دن بگئے بسانِ شبِ قدرِ کائنات کیا جاسے کیا ہو مصلحتِ بے پاک ذات</p>
	<p>چمکا زمین کے لیے گوشتِ نصیب کا شاید حد و مشہد ہی کسی امرِ عجیب کا</p>

غلامان میانِ ارضِ سامینِ بزمِ	کے دینِ فوجِ فوجِ فرشتے علیٰ العموم
چاروں طرف ہوا و رفتِ ملک کی ہوا	آبادی ملک کے مشابہ و مرزوم

ذکرِ خدا محیطِ ہوا سارے جہان میں
سبح کی صدا ہے زمین آسمان میں

شیطان پہلے جا کر آتا حسبِ	طاقت گھٹی زمانہ عیسیٰ میں یک بیک
وقتِ ولادتِ شہسوارِ دین و ملک	چاہا بہت بچو بچ نہ سکا آسمان تک

وَلَا تَبْطُلُوا كَلِمًا مِّنْهُ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

کیا بچکے قہرِ خالقِ خوش فات سے چلے
تیر شہابِ اوس پر اسی رات سے چلے

آئی ندامتِ اوی قدرت کی ناگمان	سب سے سنایا آیہ قرآن بے نشان
باطل کی نیستی ہوئی حتیٰ ہو گیا عیان	سچ تکمِ ولادتِ پیغمبر زمان

گردِ ملالِ خلق کے دامن سے دھو گئی
پیدائشِ نبی کی خبرِ عام ہو گئی

گھٹی ہیں آمنہ جو رعیت ہوئی قریب	حکمِ خدا سے حسین تولد ہوا حبیب
میں نیم خواب ہو گئی جاگ کر نصیب	آیا سفید رنگ بس اک طائرِ عجیب

<p>مثل فرشتہ جلوہ قدرت نما کیے فی انور مجہد پر اوس نے پرو بال وای کیے</p>	
<p>آواز غیب سن کے ہر اس گشت گسند اوس طایر سفید نے کھول کر بال پر</p>	<p>رعشے میں دل تو کانپ رہا تھا مرا جگر زہل ہوا وہ خوف ہوا اس فہم وہ خطر</p>
<p>قدرت دکھائی خالقِ عالی جناب نے تسکین پائی خاطر پر اضطراب نے</p>	
<p>بعد اسکے میرے گھر میں در آئین جان چہ زنجین لباس خلد میں نہان وہ ارجبند</p>	<p>ہم صورتِ نحالِ رطب قامت بلند نوشہ و بوسانِ نافہ مشک او نیکے بوڑ بند</p>
<p>میرے قریب زیب وہ انجمن ہوئیں افسان کی زبان میں سب ہم سخن ہوئیں</p>	
<p>ہاتھوں میں اونکے جلوہ نما کاسہ بلور میرے قریب آ کے پکاریں بعد سرور</p>	<p>شربتِ شہ جگتے شوقین کی زبان حور اے آئینہ پو کہ یہ ہر شربت ہلور</p>
<p>خوش ہو تھیں سپر شہ سرِ عطا ہوا ناسے وحید عصرِ محمد عطا ہوا</p>	

اک نور نے کیا مری زخسار سے ظہور	کھتی ہیں آمنہ جو پیا شربتِ ظہور
گویا چمک گئی میری جو گرد برقِ طور	قی الفور سے تا بقدم گھر گیا وہ نور

تنبور لوٹتے ہوئے پھرتے تھے خاک پر	
موسیٰ بھی غش کینے تھے اسی نور پاک پر	

پھر جلوہ گر ہوا علمِ سندسِ جنان	یا قوت سرخ رنگ کی چوٹ اس کی گمان
بالا و سقف کعبہ گزرا وہ فلکِ نشان	پھونچا علم زمین سے لبس تا بہ آسمان

پھر جا نور بہت نظر آئے زمین پر	
پر کھول کھول کر او تر آئے زمین پر	

دیکھی پھر اور قدرتِ خلاقِ انِ جوان	دیبا ی باغِ خلد کا پردہ ہوا عیان
نکا میانِ ارضِ سجادہ فلکِ مکان	آواز دی صدا دی گردونے ناگمان

آغوشِ آرزو میں رسولِ زمان کو لو	
ای آمنہ عنبرِ نیریزینِ بہان کو لو	

ہاں طبعِ گرمِ عنبرِ نیریزینِ بہان	اسپندِ خالِ چہرہ عورِ جنانِ جلا
مشک و عنبر و عود و زعفرانِ جلا	جنت کے گلزاروں کو منگا کر یہاں جلا

<p>مہکی ہوئی یہ نیرم بہشت استبان رہے خوشبو لبان کیسو حور جنان ہے</p>	
<p>آئین ملک کبھی تو کبھی ہونزول حور بس نکمت جنان کی اوڑھی دھوین بخور</p>	<p>رحمت گھری ہوئی رہو برستو فلک سنو نور خوشبو لبان کی لیکے ہوا جادو دور دور</p>
	<p>پریون سیرنج پھوپھے نہ اسید جان سے ادترے نہ کوئی آج بلا آسمان سے</p>
<p>شادی رچی خوشی کی خبر سطر فسی پائی لگی کے جلا چراغ کہ ٹھہری مراد آئی</p>	<p>جسکی امید تھی وہ خدائے گھڑی کھائی باد صبا نوید ولادت اور اسکے لائی</p>
	<p>او کچھن ہو جسکو سنکے وہ جھگڑا نہ ناندہ ڈے کنگناستون خانہ کعبہ میں باندہ ڈے</p>
<p>باہم پڑھو درود نکلتا ہر آفتاب جسکی مہک سے باغ دو عالم فریضیا</p>	<p>ہاں جلو قریب ہی پیدایش جناب وہ پھول پھولتا ہر بہشتوں کا تاج</p>
	<p>آیا زمانہ دین رسالت پناہ کا سکھ پڑے گا شہر ان لا آکھ کا</p>

ناگاہ عرش پاک سوا و ترا خدا کا نور	شمس الفصحی نے بچ شرف سے کیا ظہور
آواز دی یہ بڑھکے ملائک نے سو سحر	تعلیم کو اٹھو کہ برآمد ہوئے حضور

ہر مرتبہ شناس کے لیے بڑے ہوتے

تم بھی اٹھو کہ خور و ملک اٹھ کھڑی ہوئے

سب انبیاء کے قبل کیا آپ نے ظہور	یہ وجہ ہے کہ بعد برآمد ہوئے حضور
پہر صلب ہر رحم میں رہے سید غیور	کس کس جگہ ٹھہر گئے بائین راہ دور

عرصہ ہوا جو آمد خیر الانام میں

اُسے مقام کرتے ہوئے ہر مقام میں

پیدا ہوا جو باعثِ ایجا و خشک و تر	فی الفور بائین ہاتھ کور کھازین پر
دھن کیا بلند سو چرخ حیلہ گر	کعبے کی سمت جھک گئی سجد و کوجلد تر

چو مادہ ان تنگ لب سے ثواب نے

توحید حق میں ہوٹھ ہلائے جناب نے

چھوٹا سو شہادت یہ فرمان کردگار	اک ات کی دو لکھن کی طرح آپ کو سنوار
جھک کر سو دشمن کرین شاہینو دار	چھوٹی ہر اک چمن میں تیز نگ کی بہار

	<p>ہاں اپنے زیب و زین کے دامن دراز کر پیدا ہوا حبیب خدا فخر و ناز کر</p>	
<p>اکبار کھلکھلا کر ہنسا گلشنِ جنان طوبی لگ کی دھوم ہوئی ہر طرف عیان</p>		<p>جسم سنی ولادتِ پیہرِ زمان مستانہ چھوٹی لگیں بچو لون کی ڈالیاں</p>
	<p>سب بیلین چمک گئیں گل مسکرا دیے خچون شادیاں تادی بجا دیے</p>	
<p>پیدا ہوئے کچھ اور جو اہر بنگار ستر ہزار تو تھوٹے آبدار</p>		<p>حور وں سمیت سب گئے بیکار یا قوت سرخ رنگ کے ستر ہزار</p>
	<p>جاری ہیں فیضِ شاہ رسالتِ بہشتین انکے ہیں نامِ قصرِ ولادتِ بہشتین</p>	
<p>پانی ہوں جسکے فیض سے شہر گڑی کڑے ستر ہزار قصرِ ملاحظہ میں گڑ پڑے</p>		<p>شاعر کا دہنِ شبنم ولادت میں کپڑی کوثر نے جوش کھا خوشی سے ہری ہری</p>
	<p>سب کی طرف تو لہ نشہ کی خوشی گئی پیدائش ہی کی نچھاور یہ دی گئی</p>	

طہمت ایک ماہی ذیقدر و امود	سب چلیوین جسکی ہر خلقت عظیم تر
تاہفت الف گنئی زمین ہر ایک	ستتر ہزار گا چلیوین راہ پشت پر

دنیا سے قدر وسیع ہر اک گا و نیک کے	
ہیں سینک سات سات ہزار ایک کے	

پانی ولا دت غبر مسل کی جب خبر	وہ ماہی کلان ہوئی بشاش بقدر
شادی سے بخش حرکت کی اوپر جو	صبر و متراوس کو نہ تیا خدا اگر

ثابت نہ اک ورق کوئی پاتا زمین کا	
وقت اولٹ پلٹ نظر آتا زمین کا	

زیب زمین تھے جتنے جیلہامی استوار	ایک ایک نے اک اک کو بشارت دی بار بار
التقدیری بزرگی سلطان نامدار	تخلیم پوپیس بجالائے کوہار

یونین تل ابرچا گئی شادی پہاڑ پر	
چڑھ جابے جیسے ناؤ سخی کی پہاڑ پر	

جس جس جگہ تھے گانش ایجا زمین	سب پر ہوا و عیش طرب کر گئی طر
ہر ایک شہنشاہ اور ہر اک برگ ہر سر	تقدیر سے فوج بجلال بجالائے یکدگر

	<p>پچھی صبا نے ہو مولادت کمان کمان اور تئی ہوئی پھری یہ تار کمان کمان</p>	۱۲
<p>ستر عمرو نور ہو نصیب نیشال ستر نر اضعف زیادہ ہوا جلال</p>	<p>ارض تہمین گئی شان ذوالجلال آدم کی روح کو جو سنایا خوشی کمال</p>	
	<p>بدلا مزار زبان کی لذت بدل گئے تلخی موت انکے دہن سے نکل گئی</p>	۱۳
<p>آل فریش تیکو مبارک یہ لاڈلا زیبیر کم شفیق احمسبہ عطا</p>	<p>رکن و مقام خانہ کعبہ نے دی صدا پھونچا تمھارے پاس فرستادہ خدا</p>	
	<p>محبوب حق بشیر و مدبر و کریم ہی عزت خدا کی دی ہوئی فوز عظیم ہی</p>	۱۴
<p>زنجیروں میں اسیر تھا اور قلعہ بند پھونچے طر خطر حکے عزازیل پر گزند</p>	<p>چالیس دن تمام شیاطین بچھو گر گزشتہ جہان کے صنام سر بلند</p>	
	<p>چالیس روز سپت سراج کین رہا پانی میں غرق تخت شقی و لعین رہا</p>	۱۵

اوترا تان ہر کے سروں پر بڑا عذاب	بجائے منہم ہو کر دھڑکی ہو کر خراب
جرم گنہ کو بڑھانے لگا تو اب	چنگے خدا پرست کے منہ مثل آفتاب

نا قوس دے غم نہ سکے تھکان پر	
گویا کسی فمپانپ چڑھاوی زبان پر	۱۶

طوفان غم امنڈ کے بے یون کو ڈبو گیا	آگے اک ہیود کے پاس ایک رو گیا
وریا و سواہ سوکھ گیا خشک ہو گیا	کروٹ نہ لی نصیب نے اس طرح سو گیا

واہب لرز لرز کے تہوں سے چھٹ گئے	
بس تھرا تھرا کے تخت سلاطین اڑ گئے	۱۷

جسین ہزار سال سو تھی آگ شعاع و	قارس میں تھا جو خانہ آتش وسیع تر
ایسی تھی وہ آگ نہ باقی رہا اثر	اکبار آئی یہ آتش پرست پر

دور پائی فیض چشمہ رحمت سے بہ گئے	
سب گہرائی آگ میں جل جھن کر رہ گئے	۱۸

تھرا کے گنگری گرسے چودہ ادھر ادھر	کسر کو طاق میں ٹی ہل چل بس سقد
قابو رہا نہ کاہنوں کو اپنے علم پر	جاو و گرو نکے سحر و کم ہو گئے اثر

۱۶
۱۷
۱۸

احکام سابقین پیسہ بدل گئے
 فروین اولٹ پلٹ ہوئے فقر بدل گئے

فرمانی ہیں یہ والدہ سیدہ
 پیدا ہوا ہے تم سے دو عالم کا مقتدا
 مجھ کو بس ایک ہاتھ غیبی زوی صدا
 سرِ خدا حبیبِ خدا حجتِ خدا

فسوخ مسک نسخ کا سبق ہوا
 مضبوط آج سالہ دین حق ہوا

ہیں دور دور ظلم و جفا و بدی و شر
 ایذا رسا ہیں سارا و مکار و حیلہ گر
 پھیلے ہوئے مظلوم و حاسد اور ہر دم
 ہاں باؤ شاہین کو نہ پھونکے کوئی ضرر

فرزند کو حمایتِ ربِّ العالمین و
 یہ حجتِ خدا ہی بناہ خدا میں و

انکلامی سپر کے دین سے بھر ایک نور
 دیکھے بس اہل شام و بصر کی قصبہ
 پھیلی وہ روشنی صفتِ روشنی طیار
 جھکے قصور سرخ زمین کے بلا قصور

کس میں جگہ کلی قدرت عیان ہوئی
 فارس کی بھی بنیاد عمارت عیان ہوئی

ابر سفید چرخ سے اور تراقصائی کار فرمائی ہیں جس آئندہ آسمان وقار	اوس ابر نے پہلو کیا زینت کفار سنتی تھی میں زبانی ہاتھ یہ بار بار
۴۷	دکھلاؤ میری خلق خدا بادشاہ کو چاروں طرف پھر اور سالت پناہ کو
سطح زمین و مشرق و مغرب مع جبار استادہ و شستہ ہر تریہ و یار	جنگل پہاڑ و نشت شجر شاخ برگ بار ان سب میں انکی صفوت صوت ہوشیار
۴۸	چرچا رہے تھو رسولِ انام کا کے پڑے جناب محمد کے نام کا
وہ ابرچٹ گیا تو یہ آیا جتنے تھر لیٹا ہوا ہی فرشِ جبرِ پرست ہر	بس اک سفید کپڑی میں لپٹا ہوا ہر پر تو فگن ہی جلوئے قدرت اودھ اور ہر
۴۹	بکھی ہی بند شافع روز شمار کو ہین تین کنجیاں گھر ابد ارکو
میکھے عجائبات تو محکو ہوا عجب سرتاج انبیاء پر جس پر صلیب رب	فور اسنا کی زبانی سے تب قبضے میں آئی نصرت فوز و نبوت اب

پیدائش اسی ذات سے ارض سالی ہو
کبھی ہر اک خزانہ سستہ نہ لگی ہو

پھر اور ایک ابر ہوا گھبریں جلوہ گر
آواز دی منادی وہ آتے فیکر گر
اوہیں بھی مثل محض کیا مرے پر
یہ ہر محمد عزیٰ سید ہر

پیدا خدا کی شان ہی بندگی کی شان میں
ایسا کوئی ہوا ہی نہ ہو گا جہاں میں

ہاں جلدی شرق و مغرب اسی دکھاؤ
سوئی طور جاو درند و نکلے سمیت جاؤ
انسان جہاں عالم ارواح میں
دنیا کے بادشاہ کا ہر جا عمل ٹھہاؤ

جو کچھ کہہ دیجائی اسے ذوالجلال و
آدم سے تاج سبھو نکلے کمال و

جس دم ہوا شگافتہ وہ ابر شوخ و شنگ
بچیدہ ہاتھ میں ہی حریر سفید رنگ
دیکھا پسہ کا حال ہوئی میری عقل رنگ
میں سنا کسی قصہ ادی یہ بید رنگ

بیٹھا گل تمام زمین آسمان میں
قبضہ کیا حضور نے سارے جہاں میں

بعد اسکے تین شخص مجھے آگئے نظر چاندی کا آفتاب لے ایک نامور	نورانی اونکے چاندی منہ صوٹ قم وہ مشک نافہ جسے بسایا تمام گھر
جھوٹے چلے شمیم کے کوئی بہشت سے دیوار و درمک کے بوڑھے بہشت سے	
ہر دوسرے کے ہاتھ میں طشت تھیں آواز دی کسی نے پیٹا ہوشکین	ہر کوئی پڑا ہوا بس اک اک دین اسی بھی اب تو قبضہ پاک سول دین
کھب لیا کہ خاص ہے بے لعل کا گھر بندے سے اختیار کیا ہے حاکم کا گھر	
کثیر سفید ہاتھ میں لایا ہوا جسکی شمع دھڑلے سے ہوا	اوس باجیکو کھول کر مٹرونی کی جلا آنکھوں میں خیر کی ہو جو دیکھے کوئی فرا
آگاہ کر دیا مجھے پردے کی بھید سے نکلا اک آفتاب بس اس سفید سے	
پانی اوس آفتاب سے لیکر قضا کا شانوں کے درمیان میں وہ محض مرقار	اوس طشت میں تھی گویا غسل سائیل اسطورے کی کافی ہوئے نقش آشکار

کھلتے ہی مہرِ رایتِ اسلام گر گیا
سکہ رسولِ دین کی رسالت کا پر گیا

جس نے کہ مہر کی تھی کلام و سچ کھینچا
اور سنے دعا کی بہرِ ہفت شاہِ انبیا
فوراً جوابِ حمدِ مختار نے دیا
اک اک نے اپنے بازو و ہین آپ کو لیا

پتھر مینوں شخص میری نظر سے نہاں ہوئے
آئے تھے جسطرف سے اوپر کو روانہ ہوئے

جب تصاصدق کی زب و درگراں بہا
بچوں کے حق میں عیبِ تمیمی نہ ادا
مرقوم سچ کہ والد ماجد نے کی قضا
اس لعلِ شجرِ افغان کی رونق ہوئی سوا

بڑھتی تھی روزِ در رسولِ کریم کی
قیمت نہ دے سکا کوئی دیرِ تسیم کی

پلنے لگا حفاظتِ حق میں نو نواں
پھر حسن نے کیا مہ نو کو قمرِ شاں
بڑے کہ جبینِ بین کا ستارہ ہوا لال
گزرے جو چند ماہِ نبی صاحبِ کمال

پائی مراد کلینِ جنتِ نظیر سے
سینچا اسے حلیمہ خاتون کی شیر سے

چلنے لگے جو پاؤں رسولِ فلکِ شتم	آنکھیں بچھائیں جو رو ملکِ قدم قدم
نکلا جدمِ ہر دمِ ہر سے وہ روفیِ حرم	رستے مہمک گئے صفتِ گلشنِ ارم

سر چڑھکے آؤ منہ نہ پڑا آفتاب کا
سر پر رہا حضور کے لگے حجاب کا

وہ سہر و قد اؤکھا جو برایِ خرامِ ناز	سجدی میں ہر شجر نے جھکایا سیراز
جس سنگتِ پُر اقدمِ شاہِ سرفراز	پتھر میں نقشِ بنگئے ایسا ہوا گداز

اللہ سے آبرو مشہِ عالمِ تمام کی
چاروں طرف صدا تھی درود و سلام کی

خالق نے اپنے نوسر کی خلقتِ حقو	اس قسم کے بشرین نہ جن ملکِ حور
ہر عضو میں چمک رہا مثالِ چراغِ طود	شکر ت نہیں کی سہرا میں ایک نور

وقتِ کشید موی کمر تک نہ بل گیا
آخر یومین بند ہوا پٹکا نکل گیا

بے سایہ تھانہ سالِ قدِ شاہِ ارجمند	جو فرد ہو دوئی ہو اووی کس طرح پسند
سایہ کا بھی خدا نے کیا مریہ بلند	رکھا برای صرف بنائے مقامِ چند

<p>کیونکہ نہ بے کلفت مہ اوجِ فِت مہ بنے سایے سے عرشِ کُسی ولوح و قلم بنے</p>	
<p>فرما چکا ہوا احمد بے سیم انہیں احد چالیس دین برس کی جو اللہ نے مدو</p>	<p>اگر لیجئے کہ سیم کے چالیس برس مدو پچھتر ہی تقریبِ حق پر ہوئی اسند</p>
<p>اول میں بھی اخیر میں بھی مستند ہے یہ مہم دور کے پھر احد کے احد ہے</p>	
<p>سعرِ اج کے بھی رمز کو سمجھیں رموزِ دان بھونچے خدا کی پاس شدہ عرشِ آستان</p>	<p>طی کی مثالِ قدرتِ حق ادا ہوا آئے تھے جس جگہ سوسہاں پھر گھوٹا ہوا</p>
<p>قریبِ احد ہوا ختمِ رسولِ کریم پر ہوا آئے جا کے اپنے مقامِ قدیم پر</p>	
<p>ایسے پوری کہ ساری خدائی میں ہو ایسے جیسے بکھلین یوسف ہوں ر</p>	<p>خالق ایسا جھک گئے صفتِ شاخِ میوؤں علمِ اسطر حکا علمِ لدنی پختِ یار</p>
<p>ایسا فصیح بھی کوئی ہو گا زبانِ بین فرداں انکو آیا نہیں کی زبانِ بین</p>	

آل اسطر حلی جسکے ملائک غلام ہیں	اصحاب کا نجوم مدار الہام میں
پیر و مطیع و ناصر دین نیک نام ہیں	اربع عناصر شہ عالم مقام میں

یہ پانچ چار پھول برای چین بنے
 بازوی شمع و دین کے لیے نور بنے

یارب برای حرمت سرتاج انبیا	یارب بے ولایت سلطان لاف
یارب بحق فاطمہ اشرف لہسا	یارب بے حسن بے مظلوم کربلا

شاداب کر نہال ریاض شہی کو تو
 رکھ اپنے حفظ میں شہ و آخر علی کو تو

ہاں ملک و سلطنت کا اعادہ کرا لیا	ہاتھ آئین تخت و تاج و نگین متاع و مال
ڈنکے بجے نشان کھلے فوج ہو بجال	پھر اختر اوڑھ کو بنائے کمال

سرسبز لکھنؤ کے چمن ن ہو پھرے
 سنگہ پری جلوس ہو سر پر ہما پھرے

اعی خامہ بہمارا دھاب مسجد	وقت دعا و اول و آخر میں پڑھ دو
صدقہ قبول میں کئی لادت کا ورد	عقلے مری خیر ہو دنیا میں ہو نمود

<p>تاریخ خاتمہ ہی ذریعہ عسلی سیر و گویا ک صورت حسان صلا</p>	
<p>نظم طرازی اور شریہ دازی میں نازش پیشینان خیر پیشینان حضرت فشتی سید آغا علی صاحب شمس منظر</p>	
<p>مرزا علی بہارہ ز کس لطف سو گستا آیا خیال جب مجھ تو تاریخ سال کا</p>	<p>میلاد مصطفیٰ کا بیان قابل شمس اوشمس ہی ملک نے فلک سو مجھو ندا</p>
<p>مفہوم بھر ماوہ سعد تم نہو پیدائش جناب شول تنہا کو</p>	
<p>از تنایج افکار افصح لفصحا و ابلیغ البیضا ہم پائے مرزا اجلال سیر فشتی مظفر علی صاحب اسیر</p>	
<p>مرزا علی بھار جو میں ذاکر امام سنکر کہا یہ دل ز زہو عزو حشام</p>	<p>مولود وہ کہا کہ مرصع ہی بالتمام قابل دہود و بھینکے بیشک ہی یہ کلام</p>
<p>تاریخ سال ملگنی یہ خاک را کو مدوح دی بہشت صلے نین سار کو</p>	

تصنیف لطیف شاق شہرہ آفاق شاعر
خوش مضمون میر نواب صاحب متخلص ممولون

جسکے طفیل گلشن ہستی ہوا عیان	مولد کا اوسکے خوب کیا نظم میں بیان
تحسین کس طرح نکیرین جلد انس جان	دیتا ہی یہ چمک کے صدا غنیہ زبان

تاریخ سے شگفتہ ہوا دل ہمار کا

مولود و ورہی یہ خزان سے ہمار کا
۱۲۰۸۳۰

طبع زاد چوت بنیاد بلبل بوستان عفت
دوہم وارث علی خان صاحب متخلص بہ شہم

مرزا علی بہار زر گینے سخن	تیار در شنائی ہستی کرو صد چمن
از نعت مصطفیٰ شدہ فردوس انجمن	جنت عطا کند عوض این ہر درشن

این سال نظم فہم ملک گفت چون ہزار
مولود میں این شدہ گلہ سبباً
۱۲۰۸۳۰

نکاح شاعر و حیدر آقا نجف صاحب متخلص بہ سعید

لکھا جو ای سعید سوس ہمار	و کمال بازار گد طبع کا اوسن باوقار
--------------------------	------------------------------------

امداد کی جو بادشہ ذوالفقار نے	اوس دم لگایہ ہاتھ غیبی پکارنے
تاریخ لکھ سکے نہیں طاقت کی کی ہو	تائید حق یہی ہو عنایت علی کی ہو
از تلمیح افکار شاعر باوقار شعر سنج و سخن پرور مرزا علی صاحب کشمیری ششخص پیار	
حق اصول دین ہو یہ سلاو صفی ہر عقدہ امامیت و راز معاد و	توحید و عدل ذکر نبوت و حاجب تعظیم کو جو قدر اوٹھی سند ہوئے بنا
تابع وار خستہ ایمان رستم کیا نیر نے بھی ذخیرہ ایمان بسم کیا	
تصنیف طیب مجمع کی پاسا حکیم حمصا صاحب فہرست	
مولود حضرت بیگم کی کہتہ بہار این نظم ہجو ناظم شان روزگار	سبع المثانی است کہ آمد بروی کار بامن بگو کہ دید درین وارسازگار
این ہر دو گوہر اند کہ خورشید انور اند این نظم و نثر قطرہ رشک و گوہر اند	

شوخی نظم شاید زبودہ است	آن شاید کہ گفتہ ہرناز زبودہ است
ہریت او مدینہ اعجاز زبودہ است	اعجاز انیکہ باہمہ اعجاز زبودہ است

بلبل کمر شکستہ بتاریخ گفت و شن

زنگ گل بچار دگر زوہرا روشن

نتیجہ فکر مکشہ دان مغنیہ و بیان پاکیزہ جوہر
مولوی مظہر حسن صاحب غازی پوری متخلص بہ مظہر

ساقی خوشی کا وقت ہو جام بلور دی	جمع ہو مہنون کا شراب پلور دی
وہ ہو بدست نشہ گواکھو نہیں نور دی	مسرور سب میں اور زیادہ سرور دی

آؤں جو وجد میں تو رکوع و سجود ہوں

مینا کے قلقلو نسیم کی پیدا درود ہوں

مولود پاک ختمِ رسل نظم ہو گئی	بالکل یہ ترجمہ ہو حدیث شریف کا
قاصر زبان ہو وصف میں کچا ہو سکے ثنا	کیونکہ نہ ہو کہ اسکا مصنف ہو کونسا

جس سے کہ باغِ شعر و سخن کی بساتر ہو

مترزا علی ہو نامِ تخلص تجھ سار ہو

<p>دی انکو اسکا اجڑاؤند کائنات ایسا کان شمع مبین ورنہ نجات</p>	<p>شافع ہون روزِ شتر شولِ حبتہ دات صلو علی النبی واولادہ الہبات</p>
	<p>نازل زمین پہ رحمت ربِ دو دہی محبوب کبریا کا جہان میں درود ہی</p>
<p>اک روز نظر اونسے ملاقات جو ہوئی منقوط سے حساب کیا بنے او سگڑی</p>	<p>کھنے لگے کہ فکر کرسال کی ابھی اور بعد اسکے انسو اوسید وقت عرض کی</p>
	<p>یہ مصرعہ بھی شعرِ سالِ سعید ہی مولودِ خاصِ سہروردین کا جدید ہی</p>
<p>طبعِ زاوشاعرِ کچھ دان معنی شناس متخلص بہ شادِ موسوم بہ مرزا محمد عباس</p>	
<p>یہ نظم ہے کہ قدرت پروردگار ہی صفحے پر اسکے باغِ جنان کی بہار ہی</p>	<p>مصرعہ ہر ایک سلکِ درشاہ وار ہی اوشادِ خستہ دل یہ سخن یادگار ہی</p>
<p>تاریخِ کرتسم کہ مسدسِ بھار کا ہی طوطیِ فضا بکلِ میلادِ مصطفیٰ</p>	

از تہلج افکار شاعر عالی جوہر و نظام متہ
فشی منظر علی صاحب مخلص بہار

لکھا عجب صحیفہ رنگین بہار نے	کی ختم بوستان مضامین بہار نے
فرحت چو پائی صورت گلچین بہار نے	فی شادان غیب و تحسین بہار نے

تاریخ امی ہنریہ بصد آب و تاب ہے
کیا شان مولد و شہ ام الکتاب ہے

من تصنیف شریف شاعر نازک خیال معشای
کشامی مضامین سہل و ادق نثر اعلیٰ جان صاحب شفق

جسوقت فیض صانع رنگ بہار سے	جوش صد آبیاری طبع جبار سے
گلہا ی ذکر استمداد المآبار سے	آرٹیش چین ہوئی غزو و قار سے

لکھا شفق نے سال اسید و قبول کا
جلوہ ہی ممکنات میں نور رسو ل کا

اس انجن کی مدح قلم گریں ہم کرے	لازم ہے پہلی گردن سلیم خم کرے
نور سوا چشم سپاہی میں ختم کرے	ہر لفظ پرورد و کوثر پیرہ کے دم کرے

<p>تاریخ کلمہ شفق کہ بجلی ہے طور کی مولود نور ساری تو محصل ہی نور کی</p>		<p>لمعۃ برق فکر آفتاب معنی و بیان میر علی صاحب مخاطب بہا ہتاب الدولہ بجا اور متخلص بہ خوششان</p>	
<p>مراج آل ختم رسل شاعر زمان کل ترجمہ ہو وصل علی نور کا بیان ۱۱۲۳ھ</p>		<p>مرزا علی بجا رگل خرد اب خوششان تصنیف تازہ سوار ہو زمین کمر خوششان ۱۱۲۳ھ</p>	
<p>میلاد وینا کا مرقع ہو واہیک تاریخ گاہ بند کشتا ہو گواہیک ۱۱۲۳ھ</p>		<p>من تصنیف شکیل بدر الدہ ج خلف الصدق ماہتاب الدولہ بجا و میر حسن جاب صاحب ضیا</p>	
<p>زنگین ہونہ بین کہ زبان شناس لال ہو دھوم شش جہت بین مسدس ہوشمال</p>		<p>مرزا علی تھار سخن سنج و باکمال تاریخ فکر نو کا ضیا کیون نہ خیال</p>	
<p>آئینہ و لاوت خیر الانام ہی احباب علم کھتے ہیں تاج الکلام ہی ۱۱۲۳ھ</p>			

طبع تراوشاعر پاکمال لالہ ہے گو پال صاحب
تخلص ثاقب دیوان سرکار خیریل صاحب اور

مرزا علی تھمارے کلمی عجب کتاب	ہو ذکر مولد تھی اس سہاں جناب
واللہ یہ نسبت ہمیشہ والا جواب	ہر صفحہ اسکا نور ہو مثل آفتاب

ناقب ہوئی جو خواہش تاریخ و نشین	
آواز غیب آئی تھمارے یا ضیاء	

من تصنیف شریف معرکہ آرامی امتحان تخلص
بعلالی موسوم بہ علی الزمان صاحب باشندہ مکینہ

بگوشِ مقدمت خبر و سند آمد	یثیمہ بحسب طبعیت بروی کار آمد
ز بعد شوقِ ملاقات و پریشِ احوال	چو شغلِ شعر و سخن زبان و فاشا آمد
ز نظمِ خوش بجز اند نہ تھخہ تر مولود	کہ حرفِ حرف و ہرگز گوہر آید آمد
یقین اگر بشنید و کلیم خاقانی	بشوقِ گفتنِ احسن از مرزا آمد
کلامِ صافی و شیرین پوشیدہ و شیرین	بدوقِ صاف زبان بسکہ خوشگوار آمد
بلا سبب الخ خوش گفتہ اند و در صفند	بجسٹ لقصص آن درجہ ان شمار آمد

بگفت مصر و نارسخ بهر آن عالی

ز صفوی و ز صفوری بدان بنیسی

کلام اشرف مرزا علی بهار آمد

به سال پنزده شصت و شش بهار آمد
۶۱۸۹۹

تقریر تاریخیه قلم و لوی سید احمد حسن صاحب سلمه مطبوعه سابق

آب و رنگ حدیقه بیان از موج ترزبانے و بالیدین شاخ قلم در سر ایستان گلشن و میدن
صبح عبارت از افق تحریر و شکفتن غنچه سخن بر وضئه الصفا می تقریر محمد بن موسی که حکم موالد
جبل الشمس ضیاء آفتاب حدوث و خورشیدت در از یک مطلع نمودار ساخت و از سر نکاتیش
عالم ظهور بجلا فرمائی آئینه خود نمائی پرداخت و سر بلندی موج رقم تبسم طهارت
و بلند پروازی عتقای قلم و بوج سرفرازی آبداری سخن از حرارت رطب السانی و چاشنی
ترزبانی از خلوات عذب البیانی نعت صاحب لیلته المخرج است که طلوع آفتاب
موجودات از مهربانی اوست و دروای بجز نکات از فیض سانی او اما بعد بریده برگ
عارض تقریر و تشکسته قلم کتب تحریر کم کرده سواد مدینه استعداد و حق الناس نصف العباد
سید احمد حسن رضوی تبیل طبع را گلسته گفتگو و طوطی زبان را آئینه سخن بود
میگزارد و بر پشت گفته چینی گشتن حافی که ریاض سخن را از موج ترزبانے آب و رنگ تازه
بخشیده و صورت نگاران چین خنده پیشانی که تصویر معانی را و ندان ناکشیده اند
حق نیست که جنابندی شاید نازک خیالی و گلگون بر داری عارض شیرین مقامی
و میدن صبح شهرت بر فلک معانی و درخشیدن آفتاب سخن بر سپهر نکته ذانی موقوف
بر آنست که عالی مضمری چنان از قوت بفعل آید که طبل را سر نه در گلو بریزد و موج عرق از
حمره و دیر فلک بر خیزد لیکن این دولت ملاز دال بے سر برستی پادشاه کشور فضل و کمال
که حکم ثوئی الملک مرن قشائر اقا لیم علم و سخن زیر نگین و قلم و استحضار مسائل هر فن در
فیض او و حضرت رومی ازین اوست سیر نیاید پس نام بر هم و او را که تمام
این ذکر نظیف و مترجم احادیث شریف کلام طور سخن الی خالی گلزار
رزمین بیانی و جب عسکری و یگان روزگار اعظمی جناب مرزا احمد
صاحب مختص بهر این که مقبره از خار میلاد شریف حضرت و ذرات

نبوت و تنظیم احصاء و ولادت حضور جناب قبله پرستان و کعبه از باب ایقان
 سلطان الانقیاس سید الاصفیا جامع فروع و اصول حاوی معقول و منقول آسوده اعلا
 زبده الفضل افضل الحقیقین اکمل التحدیثین الخاطب بپیر و ائمه معصومین قائمہ الدین جناب
 مولوی میرزا محمد علی صاحب دام فیوضہم بالکتاب مضامین باحادیث صحیحہ
 و آقباس معجز انوار ترجمہ بالفاظ و نکات صحیحہ زآلوی ادب تہ ساختند و بزبان و دروغ
 مرتع چرب زبانے و چہرہ آراے شاہد رنگین بیانیے پر چشت در تہی نظم غائبے اک
 کرو بیان علامہ اعلیٰ بنشار گردن در غرض حسنت و مہربان دست تمنا می افزاند و خواران
 سیمہ دانہ های خال شکیں بر شعلہ رخسار سپند میسازند حق کہ سخن را تاج فصاحت
 بخشیدہ و سیر معانی را بہ پیرایہ بلاغت پسندیدہ چشم بد و دیدہ سخن را طوطای
 سیلانی بہت آشکار ہند گلزار رنگینے را بہار جادو دانے آئین بوستان را آب زندگ
 عدم المبدل بہت و غفلت ہر غنچہ این بوستان را صد گلستان در نخل بہر صرح مطلع
 آفتاب محلے مست و بہر شعر مقطع آغاز سخن و سخن دانے در بہر مہلو طر فہ نادہ کا کاسیت
 کہ بہت قلم سخن موج در موج آید اریست ترجمہ صحیح بحسن ترکیب و الفاظ سنجیدہ گویند
 تصویر نیست کہ بر حریر نظم کشیدہ عکسے مست کہ از آب و تاب مساوات در آئینہ نظم نمودار
 و صحت مست کہ نہایت صفائے بر فلک صحت آشکارست در آید چون ناظم بر و ششگری چرخ
 سخن گل گذرانوری بہمیدان تحریر آید دلیر صر قلم دم زند مثل شیر آمل این نظم فصاحت را
 را انجینہ ثواب بہت و نقد شفاعت راضا نیست از روی صواب المختصر خاندان احسان
 مؤلف با ناث شکر خدا پرستان آباد و خواطر ائیمہ عقیدت شہرت ازین نعمت عظمی شاد آباد

باسمہ سبحانہ ما اعظم شأنہ۔۔۔ درود ہر لاناظہ العجاہین
 الا دیب لا یرید الا مطامحیت نظم الدار الغریبہ لایتام
 المستطیع من ققام الاحادیث الجا کریتہ فی میلادہ ربیتیم
 النبویۃ فجزاہ اللہ المملک العلامہ 2577



خاتمۃ الطبع

شکر بر گاہ خدا کہ مولد شریف بھاریہ بہ مطبع نامور شمس نول کشور مست مکنو
 لا باہ جولانہ شمسوی مرتبہ دوم حسن انطباع مطبعہ فقط